ارشادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ

ضبط و ترتیب : ادارۃ الحق

قرآن کریم کی تشریح و تفسیر

حدیث قرآن کی اولین شرح ہے

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے جنوری ۱۹۶۹ء میں اپنے سفر مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) میں ۸ جنوری کو ڈھاکہ کے مدرسہ امداد العلوم میں علماء اور مشائخ کی موجودگی میں جلالین شریف کے ابتدائی درس سے تعلیمی سال کا افتتاح فرمایا تھا۔ ذیل میں وہ خطاب قارئین کے افادہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ " ادارہ "

★

جلالین شریف جس کو ہم شروع کر رہے ہیں، یہ علم تفسیر کی کتاب ہے، تفسیر فسر سے ماخوذ ہے اور فسر، الاطلاع بمراد اللہ تعالیٰ ہے۔ خداوند تبارک و تعالیٰ کی مراد سے مطلع ہو جانا کہ فلاں آیت کا مقصد، مراد اور مدلول کیا ہے۔؟ حضرت شاہ ولی اللہ الدھلویؒ نے کچھ تعمیم فرمائی ہے کہ آیت کا مضمون سیاق و سباق سے بھی مخالف نہ ہو اور قرآن میں کہیں دوسری جگہ مذکور ہو تو اس کی مراد اور الفاظ کے معانی یا مجاز متعارف کو بھی نہ چھوڑا جائے تو شاہ صاحب کے نزدیک وہ تفسیر ہے۔ متقدمین کی تعریف بیان ہو چکی آج ہم فتنوں کے دور سے گذر رہے ہیں۔ اور آپ جب باہر قدم رکھیں گے۔ تو پتہ چلے گا کہ دین کے اندر کن کن طریقوں سے لوگ تحریف کر رہے ہیں۔ مثلاً انکار حدیث اور اسکی صحت سے انکار۔ اور رہا قرآن تو اس کے الفاظ سے تو بظاہر انکار نہیں کر سکتے مگر اس کے مرادات کو جو علماء بیان کرتے ہیں اور ماثور ہیں۔ اس سے انکار کرتے ہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت تو محض ایک ڈاکیہ کی تھی۔ اب ہر شخص کو قرآن کے مراد کو متعین کرنے کا حق ہے۔ اور یہ علم تفسیر کا جو ہے۔ اسے نعوذ باللہ بعد کے علماء نے مخترع کیا ہے۔ اور یہ ذہنی مخترعات ہیں۔ ایسا کر کے یہ لوگ قرآن معنوی تحریف کیلئے راستے نکالتے ہیں کہ جو جی میں آئے اسے قرآن سے مستنبط کرنے کا راستہ کھلا ہو

کیا واقعی یہ تفسیر بعد کی ایجاد ہے ؟ اور کیا یہ حضورؐ کے زمانہ میں نہ تھی ۔؟ تو یہ باتیں ان لوگوں کی سراسر غلط ہیں۔ الاطلاع بمراد اللہ تعالیٰ تفسیر ہے۔ جب حق تعالیٰ خود اپنی مراد بیان نہ کرے تو پھر ہم اس مراد کو کس طریقہ سے سمجھ سکتے ہیں۔ اگر ایک انسان دل کو کسی انسان کے دل سے اور سینہ کو سینہ سے پیوست بھی کردے تب بھی ایک دوسرے کی مراد اور مقصد کو ہرگز نہیں سمجھ سکے گا۔ تو خداوند قدوس کی مراد اور مقصد کو بغیر بیان کے کیسے سمجھا جاوے گا۔ یہ ہو سکتا تھا کہ قرآن کو آسمان سے کسی پہاڑ یا اونچے مکان پہ نازل کر دیا جاتا اور لوگ دیکھ لیتے کہ کتاب اوپر سے گر کر آگئی ہے۔

—— تو پیغمبر کے بھیجنے کی ضرورت کیا تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا اور حضور اقدسؐ کے ذریعہ وحی نازل فرمائی تو اب اس قرآن مجید کے معنی اور مدلول بھی وہ نہیں ہوگا۔ جو آج کل پیرویز یا فضل الرحمان یا کسی کالج کا گریجویٹ متعین کرے گا۔ کہ یہ ہے اور یہ نہیں بلکہ وہ ہوگا جسے حضور اقدسؐ متعین فرمایا۔ جس کا بیان جلالین بیضاوی، تفسیر کبیر در منثور ابن کثیر اور روح المعانی میں ہے اور جو معانی صحابہ کے ذریعہ ہم تک پہنچ چکے ہیں اور یہ تفاسیر سلف سے منقول ہیں۔ اور یہ چیز کہ یہ حضورؐ کے متعین کردہ معانی ہیں اور آپ اس کی تشریح فرماتے تھے، اس کا ثبوت خود قرآن مجید میں موجود ہے۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم۔ اور ہم نے تیرے پاس قرآن مجید اتارا کہ آپ ان لوگوں کو بیان کر دیں، جو چیزیں ان کی طرف نازل کی گئی ہیں تبیین کسی چیز کی وضاحت کو کہتے ہیں۔ اور دوسری جگہ ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ۔ الآیۃ —— وہ ذات جس نے امیین میں رسول کو بھیجا۔ عرب امی قوم تھی اور امی کی جہالت، جہالت بسیطہ ہوا کرتی ہے۔ نہیں سمجھتی تو اپنے نہ سمجھنے کو سمجھنا نہیں کہہ سکتی اور اس وقت دنیا کی اور قوموں کا جہل جہل مرکب تھا۔ اپنے جہل پہ اڑے ہوئے تھے۔ ضدی تھے۔ اور اپنے آپ کو سمجھدار بھی سمجھتے تھے۔ جیسے ہمارے زمانہ کا انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ ہے جو دین سے بالکل نابلد ہونے کے باوجود سمجھنے کے جہل میں مبتلا رہتا ہے۔

عرب کی جہالت ایسی نہ تھی بلکہ کوئی اپنی ماں سے مرتبۂ جیولانی میں پیدا ہو تو جہل بسیط کی اصلاح آسان ہوتی ہے اور دوسرے کی بہت مشکل اسکی مثال ایسی ہے کہ لکڑی کی تختی پہ کوئی غلط چیز لکھی گئی۔ تو پانی یا مٹی مل لیں تو وہ دوبارہ صاف ہو جائے گی۔ اور ایک تختی لوہے کی ہے، پیتل کی ہے، پھر اس پہ حروف بھی کندہ ہوں تو اسکی غلطیوں کی اصلاح نہ صابن سے ہوگی نہ مٹی سے بلکہ اسطرح دھلنے سے اور بھی واضح اور نمایاں ہوگی، مٹے گی نہیں۔ اس کے مٹانے کی ایک صورت ہے کہ اسے آگ میں ڈال کر اسکی شکل مٹائیں نرم ہو تو دوبارہ تختی پہ نقش کرائیں۔ تو ایک ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ: ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ

ولھم عذاب عظیم۔ (اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پہ اور کانوں پہ مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردے ہیں۔)

اور دوسری جگہ ارشاد ہے۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ : سواء علیھم أأنذرتھم ام لم تنذرھم لایومنون۔ (برابر ہیں ان کے حق میں اگر آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

یہ جہل مرکب ہے جو چیز ان کے دل پر ثبت ہے ، اسے مٹاؤ اور اس کے لئے جہاد کرو اور جہل بسیط والا شخص جب ایک چیز کو بھلائی اور ہدایت سمجھے تو فوراً اسے اختیار کرے گا۔ اس وجہ سے یورپ زدہ داعیوں کی اصلاح مشکل اور بعض اوقات ناممکن ہوتی ہے۔ وہ مسخ ہو چکے ہوتے ہیں۔ اللہ نے اسی لئے یورپ میں نبی نہیں بھیجا۔ اور اس زمانہ کی مہذب حکومتوں کسریٰ اور قیصر کی حکومتوں میں بھی نبی نہ بھیجا۔ بلکہ ان امیین میں جو جہل بسیط میں مبتلا تھے، اس لئے ان میں بھیجا کہ ان کی اصلاح ممکن تھی اور اس وجہ سے ان امیین میں ابوبکر وعمر، عثمان وعلی رضی اللہ عنہم جیسے نکلے۔

یتلوا علیھم آیاتہ۔ کے بعد نبی کا دوسرا کام یہ تھا کہ : ویزکیھم۔ کہ شرک و بدعت اخلاق سیئہ ذمیمہ سے ان کا تزکیہ کراتا ہے ، برے عقائد سے روکتا ہے۔ اور پاکیزہ اخلاق سکھاتا ہے۔ یہ ہے تزکیہ آگے تعلیم کتاب کا ذکر ہے۔ کہ : ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ کہ تعلیم سے پہلے تزکیہ ہے تو تعلیم سے پہلے اپنے قلوب کو صاف اور پاک کر دینا چاہئے۔ برتن صاف ستھرا ہو تو دودھ اور گھی جو بھی ڈالیں سب صاف ستھرا رہے گا ، اور پلید ہو تو سب پلید ہو جائے گا کہ نتیجہ تابع اخس ارذل کا ہوتا ہے۔ تو تلاوت کے علاوہ ایک ہے تعلیم یعنی کتاب کے مضامین کو متعین کرنا اور الحکمۃ میں اسرار و لطائف قرآن اور عام سنت و حدیث آ گیا اسی طرح دوسری آیت کا بھی یہی مفہوم ہے۔ کہ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم۔ تمہیں اس لئے قرآن دے کر بھیجا کہ آپ اس کا بیان اور اسکی وضاحت کریں۔

حدیث میں ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا کہ : من یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام۔ الآیۃ کا مطلب کیا ہے۔؟ شرح صدر کا ظاہری معنی تو کسی چیز کو کھول دینا ہے۔ اب لفظی معنی تو مراد نہیں سینے کی ظاہری کشادگی کا کیا مطلب ؟ تو صحابہؓ نے شرح صدر کے بارہ میں حضور اقدس سے دریافت فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا : نور یقذف فی القلب۔ (الحدیث) دنیاداری سے نفرت دنیا سے جو قلیل اور حقیر چیز ہے بے تعلقی اور موت کیلئے تیاری دل کی نورانیت۔ یہ ہے شرح صدر جسے حضورؐ نے بیان فرمایا۔

اسی طرح بخاری شریف میں ہے کہ صحابہؓ نے حضور سے اس آیت کے بارہ میں دریافت کیا۔ الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔ جنہوں نے ایمان کے ساتھ ساتھ

ظلم غلط نہ کیا وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں تو صحابہؓ کرام نے دریافت کیا کہ حضورؐ ! ظلم تو گویا وضع الشیئ فی غیر محلہ کو کہتے ہیں تو ہم میں سے کون سا ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو ہم میں ۔ تو مھتدون ۔ کا مصداق کون رہے گا ۔ ؟ قالوا یا رسول اللہ اینّا لم یظلم نفسہٗ ۔ ہم میں سے کس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا ۔ ؟ تو حضور اقدسؐ نے وضاحت فرمائی کہ ظلم سے مراد شرک ہے عام گناہ نہیں جو شرک سے بچ گئے وہ مھتدون ہیں ۔ تو حضورؐ نے آیت کی تشریح نہ فرمائی ہوتی تو از خود معانی کا یقین صحابہؓ بھی نہیں کر سکتے تھے ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ : امکثت علی قراءۃ البقرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (میں نے صرف سورہ بقرہ حضورِ اقدسؐ سے آٹھ برس میں پڑھی ۔)

تو عربی تو ان کی اپنی زبان تھی ، ظاہر ہے کہ انہوں نے جو پڑھا تفسیر ہی تھا ۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ ہمارا طریقہ یہ تھا کہ ہم دس آیات پڑھ لیتے تو پھر اس پر جمے رہتے اسے سمجھنے کی کوشش کرتے عمل کرتے پھر دوسرا اور پھر تیسرا سبق لیتے ۔ حتی یحصل لنا العلم والعمل ۔ اس طرح ہمیں علم اور عمل دونوں حاصل ہو جاتا ۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ صحابہؓ نے حضورؐ سے قرآن کے سمجھنے میں کافی عرصہ گذارا حقیقت یہ ہے کہ اگر حضورؐ قرآن کی تفسیر نہ کرتے تو آج اسے کون سمجھتا ۔ اگر حضورؐ کی توضیح و تشریح شامل حال نہ ہو تو صلوٰۃ کا معنیٰ اس کے اوقات فرائض و مستحبات اور واجبات کا علم کیسے ہوتا ۔ تو حضورؐ نے قرآن کی تفسیر قولاً و عملاً فرمائی اس کا نام ہے سنت اور حدیث اور جو شخص اسے نہیں مانتا وہ درحقیقت منکرِ قرآن ہے اور جو قرآن نہیں مانتا وہ دراصل اللہ تعالیٰ کا منکر ہے ۔ جس کا ارشاد ہے کہ : نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون قرآن کے الفاظ کے لئے خدا نے حفاظ پیدا کئے لب و لہجہ کے لئے قرآء پیدا کئے اور مدلول و مراد کے لئے علماء حق اور مشائخ اور مفسرین کو پیدا فرمایا ۔ لوگ انہیں جتنا بھی حقیر سمجھیں مگر یہ تو اللہ کا انتخاب ہے جسے منتخب فرمائے تم خوش قسمت ہو خدا نے تمہیں یہاں اس لئے جمع کر دیا کہ اللہ کے مرادات کو سمجھیں پڑھیں یہ اللہ کی جانب سے ایک بڑا انعام ہے ۔ یمنّون علیک ان اسلموا قل لا تمنّوا علی اسلامکم بل اللہ یمنّ علیکم ان ھداکم للایمان ـــــ اللہ نے آپ کو اساتذہ اور حضرت مہتمم صاحب کو اس خدمت کی توفیق عطا فرمائی اللہ تعالیٰ ہمیں اس کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دے ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین